روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعہ 22 اگست 2003ء 23 جمادی الثانی 1424 ہجری- 22 ظہور 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 189

مومن کا پس خوردہ

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ:۔

سُؤرُ المومن شفاء.

مومن کا پس خوردہ شفاء ہے

(المصنوع جلد1 ص106 حدیث نمبر 144
ملا علی قاری مکتبہ الرشد ریاض طبع چہارم 1404ء)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

جو شخص خدا تعالیٰ کے ساتھ دوستی کرتا ہے خدا تعالیٰ اس پر برکات نازل کرتا ہے۔ اس کے گھر میں برکت دیتا ہے۔ اس کے کپڑوں میں برکت دیتا ہے۔ اس کے پس خوردہ میں برکت دیتا ہے۔

بخاری میں ہے کہ نوافل کے ذریعہ سے انسان خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرتا ہے۔ نوافل ہر شئے میں ہوتے ہیں۔ فرض سے بڑھ کر جو کچھ کیا جائے وہ سب نوافل میں داخل ہے۔ جب انسان نوافل میں ترقی کرتا ہے تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اس کی آنکھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے۔ اور اس کی زبان ہو جاتا ہوں جس سے وہ بولتا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص میرے ولی سے مقابلہ کرتا ہے وہ میرے ساتھ لڑائی کے لئے تیار ہو جائے۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ سچی محبت کرنے والے بھی غنی، بے نیاز ہو جاتے ہیں۔ لوگوں کی تکذیب کی کچھ پروا نہیں رکھتے۔ جو لوگ خلقت کی پروا کرتے ہیں وہ خلق کو معبود بناتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے بندوں میں ہمدردی بہت ہوتی ہے۔ مگر ساتھ ہی ایک بے نیازی کی صفت بھی لگی ہوئی ہے۔ وہ دنیا کی پرستش نہیں کرتے۔ آگے خدا تعالیٰ کا فضل ہوتا ہے کہ دنیا کھچی ہوئی ان کی طرف چلی آتی ہے۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 506)

قرآن اور حدیث سے ثابت ہے کہ مومن کی ہر چیز بابرکت ہو جاتی ہے جہاں وہ بیٹھتا ہے وہ جگہ دوسروں کے لئے موجب برکت ہوتی ہے اس کا پس خوردہ اوروں کے لئے شفا ہے۔ (ملفوظات جلد چہارم ص 31)

یکم نومبر 1905ء بمقام دہلی حضرت مسیح موعود نے حضرت بختیار کاکیؒ کے مزار پر دعا کی اور دعا کو لمبا کیا واپس آتے ہوئے حضرت مسیح موعود نے راستہ میں فرمایا۔

بعض مقامات نزول برکات کے ہوتے ہیں اور یہ بزرگ چونکہ اولیاء اللہ تھے ان کے واسطے ان کے مزار پر ہم گئے۔ ان کے واسطے بھی ہم نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور اپنے واسطے بھی اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی اور دیگر بہت دعائیں کیں۔ لیکن یہ دو چار بزرگوں کے مقامات تھے جو جلد ختم ہو گئے اور دہلی کے لوگ تو سخت دل ہیں یہی خیال تھا کہ واپس آتے ہوئے گاڑی میں بیٹھے ہوئے الہام ہوا۔ دست تو دعائے تو ترحم زخدا

(ملفوظات جلد چہارم ص 528)

جناب عبدالکریم قدسی کی کتاب کیلئے پاکستان رائٹرز گلڈ ایوارڈ

✪ جناب عبدالکریم قدسیؔ کی پنجابی منظوم کتاب ''سرول'' کو پاکستان رائٹرز گلڈ کی طرف سے سال 2001ء کی بہترین کتاب کا ایوارڈ دیا گیا ہے۔ یہ ایوارڈ مورخہ 7۔ اگست 2003ء کو لاہور الحمرا ہال نمبر 3 میں منعقد ہونے والی ایک تقریب میں دیا گیا جس کے مہمان خصوصی صوبائی وزیر ثقافت و امور نوجوانان جناب چوہدری شوکت علی بھٹی تھے۔ سال 2001ء کی پنجابی کتب میں پاکستان رائٹرز گلڈ کی طرف سے عبدالکریم قدسی کی کتاب سرول اور افضل احسن رندھاوا کے ناول ''پندھ'' کو انعامات دیئے گئے۔ انعام شیلڈ، سرٹیفکیٹ اور اڑھائی ہزار روپے نقد پر مشتمل تھا۔ ان دونوں کتب کو قبل ازیں مسعود کھدر پوش ایوارڈ بھی مل چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز قدسی صاحب کیلئے مبارک کرے اور آئندہ مزید اعزازات سے نوازے۔

AACP ربوہ کا سمینار

✪ AACP ربوہ مجلس مورخہ 24۔ اگست 2003ء بروز اتوار بوقت 30-5 بجے بعد عصر بالائی ہال دفتر مجلس انصار اللہ پاکستان میں ایک سیمینار منعقد کر رہی ہے۔ جس میں ہارڈ ڈسک کی پارٹیشن اور انسٹالیشن پر ایک لیکچر اور HTML اور ویب ڈیزائننگ پر ایک ٹیوٹوریل ہوگا۔ کمپیوٹر سے دلچسپی رکھنے والے مرد وخواتین اس میں شامل ہوں۔ مزید معلومات کیلئے فون 212485-214914 پر رابطہ کر سکتے ہیں۔

(صدر AACP ربوہ مجلس)

ماہر امراض قلب کی آمد

✪ مکرم ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب ماہر امراض قلب فضل عمر ہسپتال میں درج ذیل شیڈول کے مطابق مریضوں کا معائنہ کرینگے۔ مورخہ 30۔ اگست 2003ء

بروز ہفتہ شام 00-5 بجے تا 8:00 بجے رات

31۔ اگست بروز اتوار صبح 7:30 بجے تا دوپہر 1:30 بجے

ضرورت مند احباب میڈیکل آؤٹ ڈور سے

باقی صفحہ 7 پر

تاریخ احمدیت منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1999ء ④

یکم اگست جلسہ برطانیہ کے تیسرے دن ساتویں عالمی بیعت۔ 104 ممالک کی 231 قوموں کے ایک کروڑ 8 لاکھ 20 ہزار 226 افراد نے جماعت احمدیہ میں شمولیت کی۔ اب تک عالمی بیعت میں شامل ہونے والوں کی تعداد 2 کروڑ 19 لاکھ ہو گئی۔ جلسہ گاہ میں 25 زبانوں میں بیعت کے الفاظ کا ترجمہ دہرایا گیا۔ بیعت کے بعد عالمی سجدہ تشکر ادا کیا گیا۔

یکم تا 31 اگست مجلس نابینا ربوہ کی سالانہ تعلیمی و تربیتی کلاس منعقد ہوئی۔

2 اگست انٹرنیشنل مجلس شوریٰ اسلام آباد لندن میں منعقد ہوئی۔

8 اگست محمود ہال لندن میں پین افریقن ڈے منایا گیا۔

11 اگست سورج گرہن کے موقع پر حضور نے پہلی بار لندن میں نماز کسوف پڑھائی اور خطبہ دیا۔

13 تا 15 اگست اطفال الاحمدیہ پاکستان کے چھٹے سالانہ علمی مقابلے منعقد ہوئے۔ 42 اضلاع کے 353 اطفال نے شرکت کی۔

19 اگست 17 اگست کو ترکی میں آنے والے تباہ کن زلزلے کے موقع پر جماعت کی خدمات کا آغاز۔ اس زلزلہ سے 15 ہزار افراد ہلاک ہو گئے۔

20 اگست حضور نے سفر ناروے کے دوران خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

20 تا 22 اگست جماعت جرمنی کا 24 واں جلسہ سالانہ۔ حاضری 20120 تھی۔

28,29 اگست جماعت کانگو کا جلسہ سالانہ۔ کل حاضری 997 جن میں سے 389 مہمان تھے۔

28,29 اگست لجنہ فرانس کا 13 واں اجتماع۔ کل حاضری 55 تھی۔

31 اگست بیت ناصر سویڈن کی تعمیر نو کے سنگ بنیاد کی تقریب منعقد ہوئی۔

3 تا 5 ستمبر جماعت احمدیہ نائیجیریا کا 50 واں جلسہ سالانہ۔ حاضری 33 ہزار کے لگ بھگ رہی۔

8 ستمبر چشتیاں ضلع بہاولنگر کے ایک احمدی کو گرفتار کر لیا گیا۔ بعد میں انہیں 2 سال قید کی سزا سنائی گئی۔

10 ستمبر حضور انور نے بیماری کی وجہ سے دو ہفتوں کے تعطل کے بعد Friday the 10th کو خطبہ ارشاد فرمایا۔ حضور کی غیر معمولی صحت خدا کا ایک خاص نشان بن گئی۔

10 ستمبر انصاراللہ مقامی کی سالانہ کھیلوں کے فائنل مقابلے منعقد ہوئے۔

10 تا 12 ستمبر خدام الاحمدیہ برطانیہ کا 27 واں سالانہ اجتماع۔ حاضری 1567

11,12 ستمبر انصاراللہ سوئٹزرلینڈ کا 8 واں سالانہ اجتماع حاضری 29۔

17,18 ستمبر انصاراللہ برطانیہ کا سالانہ اجتماع۔ حاضری 964

17 تا 19 ستمبر اطفال الاحمدیہ پاکستان کے چوتھے سالانہ ورزشی مقابلے۔ 367 اطفال اور 81 زائرین کی شرکت۔

20,21 ستمبر خدام الاحمدیہ مقامی کے تحت سوئمنگ کے مقابلے منعقد ہوئے۔

24 ستمبر تنزانیہ میں ذیلی تنظیموں کے سالانہ اجتماعات۔

24 تا 30 ستمبر جماعت گنی بساؤ کی تربیتی کلاس برائے نومبائعین۔ کل حاضری 155۔

25,26 ستمبر ممبرات عاملہ لجنہ جرمنی کا ریفریشر کورس۔ حاضری 820۔

26,27 ستمبر انصاراللہ بھارت کا 22 واں سالانہ اجتماع۔

26,27 ستمبر خدام الاحمدیہ پاکستان کی چھٹی سالانہ علمی ریلی۔ 33 اضلاع کے 253 خدام کی شرکت۔

28 ستمبر خدام الاحمدیہ مقامی کے تحت آل ربوہ باسکٹ بال ٹورنامنٹ کا فائنل۔

28 تا 30 ستمبر خدام الاحمدیہ بھارت کا سالانہ اجتماع۔

30 ستمبر نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ اور انٹر کالج کی سالانہ کھیلیں۔

ستمبر ہیومینیٹی فرسٹ کے تحت برطانیہ میں خدمت خلق۔ ٹن فوڈ کے 582 پیکٹ بھجوائے گئے۔

2,3 اکتوبر خدام الاحمدیہ آسٹریلیا کا 16 واں سالانہ اجتماع حاضری 162۔

3 اکتوبر خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیر اہتمام مرکز عطیہ خون کی نئی عمارت کا افتتاح ہوا۔ اسی شام کل پاکستان مشاعرہ بعنوان برکات خلافت منعقد کیا گیا۔

3 اکتوبر جماعت جرمنی کا یوم بیوت الذکر۔

8 اکتوبر کھلنا بنگلہ دیش میں احمدیہ بیت الذکر میں بم دھماکہ۔ 7 احمدی شہید ہو گئے۔

16,17 اکتوبر سالانہ اجتماع لجنہ برطانیہ 60 مجالس کی 1011 خواتین کی شرکت۔

19 اکتوبر حضور نے بیت الفتوح لندن کا سنگ بنیاد رکھا۔

23,24 اکتوبر خدام الاحمدیہ جرمنی کی 10 ویں مجلس شوریٰ حاضری 518۔

29 تا 31 اکتوبر جماعت فرانس کا 8 واں جلسہ سالانہ 23 قوموں کے 425 مرد و زن کی شرکت۔

سارے بت توڑ دیئے

حضرت شیخ برکت علی عرائض نویس مرحوم ضلع ہوشیار پور رفیق حضرت مسیح موعود بیان کرتے ہیں کہ۔

جب حضرت مسیح موعود کی کتاب آئینہ کمالات اسلام ڈاکٹر محمد اسمٰعیل خاں صاحب گوڑیانی کو پہنچی تو آپ فرصت کے وقت اس کتاب کا مطالعہ کیا کرتے تھے۔ ایک روز دوران مطالعہ آئینہ کمالات اسلام کے جبکہ ڈاکٹر صاحب موصوف بوقت دن لیٹے لیٹے کتاب کا مطالعہ کر رہے تھے۔ ڈاکٹر صاحب نے خیال کیا کہ جبکہ انہوں نے اس کتاب کے مطالعہ سے یہ تسلیم کر لیا کہ حضرت مسیح موعود اپنے دعویٰ میں سچے ہیں تو ظاہری بیعت کی کیا ضرورت ہے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے بیان کیا کہ وہ اسی حالت میں سو گئے اور کتاب آئینہ کمالات اسلام ان کے سینہ پر رکھی ہوئی تھی۔ انہوں نے اسی حالت نیند میں خواب میں دیکھا کہ ایک بیت الذکر کی محراب میں حضرت میرزا صاحب غلام احمد قادیانی نماز پڑھ رہے ہیں اور ڈاکٹر صاحب انتظار میں بیٹھے ہیں کہ حضرت نماز ختم کر لیں تو آپ سے ملاقات کروں۔ نماز ختم کرنے کے بعد حضرت میرزا صاحب نے ڈاکٹر صاحب سے ملاقات کی اور ڈاکٹر صاحب سے بیعت لی۔ بعد بیعت ڈاکٹر صاحب موصوف کو بیت الذکر کے صحن میں لے گئے اور اپنے سامنے کھڑا کر لیا۔ ڈاکٹر صاحب نے بیان کیا کہ جب حضرت مسیح موعود نے ڈاکٹر صاحب کو اپنے سامنے کھڑا کیا ہوا تھا تو حضرت میرزا صاحب کے ہاتھ میں ایک چمکتی ہوئی تلوار تھی۔ جب حضرت میرزا صاحب اس تلوار کو حرکت دیتے تھے تو اس میں سے چمک نکلتی تھی۔ جب چمک نکلتی تھی تو ڈاکٹر صاحب کے جسم میں سے ایک بت نکل کر الگ کھڑا ہو جاتا تھا۔ اس بت کو حضرت میرزا صاحب اس تلوار سے قتل کر دیتے تھے۔ بعد قتل کر دینے کے فرماتے تھے کہ یہ تکبر کا بت تھا۔ پھر تلوار کی چمکار سے ایک اور بت ڈاکٹر صاحب کے جسم سے الگ ہو کر کھڑا ہو جاتا تھا پھر حضرت میرزا صاحب اس کو قتل کر دیتے تھے اور فرماتے کہ یہ شرک کا بت تھا غرضیکہ بیان کیا ڈاکٹر صاحب موصوف نے کہ بے شمار بت ان کے جسم سے حضرت میرزا صاحب کی تلوار کی چمک سے الگ ہوئے اور حضرت کی تلوار نے قتل کئے کوئی ریاکاری کا بت تھا۔ کوئی رسم و رواج کا بت تھا۔ کوئی برادری اور قومیت کا بت تھا وغیرہ وغیرہ۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے فرمایا کہ بعد بیداری انہوں نے حضرت میرزا صاحب کی خدمت میں یہ خواب بذریعہ خط تحریر کیا۔ حضرت میرزا صاحب نے جواب میں آپ کو تحریر فرمایا کہ آپ کی بیعت روحانی طور پر تو ہو گئی۔ کسی وقت ظاہری بیعت سے بھی آ کر مشرف ہو جائیں۔ اس کے بعد حضرت ڈاکٹر صاحب جماعت کے جان نثاروں میں تا زیست شامل رہے۔ اور آپ کی وفات گوڑیانی میں 1900ء میں واقع ہوئی۔

(بشارات رحمانیہ جلد 2 ص 118)

پبلشر آغا سیف اللہ پرنٹر قاضی منیر احمد، مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

جوں ہی اوجھل ہوا مہ تاباں ☆ اک نیا چاند نور بار ہوا

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا وصال ۔ بیت الفضل اور اسلام آباد کے احوال

خلافت سے محبت، بے مثل روایتی یکجہتی اور نظم و ضبط کی ایمان افروز داستان

محمود احمد ملک صاحب لندن

برطانیہ کے وسیع وعریض دارالحکومت لندن کے لاکھوں باسیوں نے اپریل ۲۰۰۳ء میں ہونے والے ایسے ایک غیر معمولی واقعہ کا شاید کوئی نوٹس نہ لیا ہو جس نے دنیا بھر میں پھیلے ہوئے کروڑوں افراد کی زندگیوں میں ایک عظیم انقلاب برپا کردیا۔ غم کے گہرے بادلوں سے باران رحمت لے کر آنے والا ایک ایسا انقلاب جس کے دوران ہر لمحے پر الٰہی تقدیر کا تصرف تھا اور جس کے نتیجہ میں کروڑوں احمدیوں کا خوف نہ صرف امن میں بدل دیا گیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے، اپنے وعدہ کے مطابق اُن کے ایمانوں میں تقویت کے غیر معمولی سامان بھی پیدا فرمائے۔

۱۸/اپریل ۲۰۰۳ء کو حسب معمول سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد فرمودہ خطبہ جمعہ سنا اور حضور کی اقتداء میں جمعہ اور پھر عصر کی نماز بھی ادا کرنے کی توفیق پائی۔ جمعہ کی شام کا انتظار اس لئے بھی ہوتا تھا کہ ہر دو ہفتے بعد اپنے محبوب کے رُخ روشن کی زیارت زیادہ قریب سے ہوجاتی۔ حضور کے علم ومعرفت سے لبریز ارشادات کے ساتھ ساتھ تبسم آمیز برجستہ جملے محفل کو کشت زعفران بنا دیتے۔ ایسی خوبصورت اور پاکیزہ محفل کو ''شمع اور پروانہ'' جیسی تمثیلوں اور استعاروں سے تشبیہ نہیں دی جاسکتی کہ اِن پاکیزہ محفلوں کا تو رنگ ہی کچھ اَور تھا۔ یہاں تو شمع خلافت ہی محور عقیدت ومحبت تھی۔ اور یہ شمع ایسی تھی جو اپنے پروانوں کو موت کی بجائے روح پرور اور زندگی بخش کلمات سے فیضیاب کررہی تھی۔

مجلس عرفان کی ہر شام ہی ایسی تھی کہ جس کی کیفیت کچھ اَور ہی ہوا کرتی تھی۔ ناقابل بیان سرور اس مجلس سے وابستہ تھا۔ کچھ ایسا ہی اُس روز بھی تھا اور ذہن کے کسی گوشہ میں یہ خیال بھی نہ آیا تھا کہ ایسی شام اب صرف یادوں کا حصہ بن جانے والی ہے، یہ پھر کبھی نہیں آئے گی۔ یہ مطہر وجود اب کبھی اس طرح کسی مجلس میں رونق افروز نہیں ہوگا۔ اب اس بحرِ زخار کے کلمات سے اپنی روح کو سیراب کرنے کے لئے، ہمیں اُس روحانی مائدہ پر ہی اکتفاء کرنا ہوگا جو ''ایم۔ٹی۔اے'' کی صورت میں جاری ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ قیامت تک جاری رہے گا۔ تاہم ٹیلی وژن احمدیہ کے اس سرسبز اور پھلتے پھولتے شجر کو اپنے خون سے سینچنے والی بابرکت ذات، وہ مقدس وجود، وہ مطہر شخصیت ...... اگرچہ جسمانی طور پر دنیا میں موجود نہیں ہے لیکن وہ یقیناً زندہ ہے ...... اپنے اُن شاندار کارناموں کی بدولت جو قیامت تک جاری رہیں گے۔ اُس کی یاد اُن دلوں سے کبھی محو ہو بھی نہیں سکتی جن میں اُس کی پاکیزہ اداؤں نے ہمیشہ کے لئے بسیرا کررکھا ہے۔ وہ ادائیں جن میں محبت وپیار کا ایسا سمندر موجزن تھا جس کی گہرائی ماپنا شاید انسانی طاقت کے اختیار میں نہیں ہوگا۔

اُن ذہنوں سے ۱۸/اپریل کی شام کبھی فراموش نہیں ہوسکتی جنہوں نے بیت الفضل لندن میں ہونے والی مجلس عرفان میں حضور کی قربت کی سعادت حاصل کی تھی۔ اگرچہ حضور کی صحت اور جسم میں کمزوری کا اظہار کافی عرصہ سے ہورہا تھا جو کبھی کام کی زیادتی اور تھکاوٹ سے بڑھ کر نمایاں بھی ہوجاتا، کچھ ایسا ہی اس مجلس عرفان میں بھی تھا لیکن یہ تو گمان بھی نہ تھا کہ چند ہی گھنٹوں میں ایک قیامت گزر جائے گی۔

حصارِ ذات میں اب تک جو یار کی باتیں
گماں سی ہو گئیں جیسے وہ پیار کی باتیں
عجب سرور کے عالم میں روز و شب تھے مرے
کہ اُس کی باتیں تھیں گویا خمار کی باتیں

حضور تو عزم وہمت کے ایسے بلند مینار تھے جو اپنی بیماری اور کمزوری کو کبھی خاطر میں نہ لاتے تھے۔ طرح طرح کی بیماریوں کے باوجود قوت عمل کا عظیم الشان مظاہرہ آپ کی ہر ادا میں نمایاں تھا خواہ اُس ادا کا تعلق حقوق اللہ سے ہو یا حقوق العباد سے۔ آپ بلاشبہ ایک ایسا زرّیں عہد تھے جو نہ صرف تاریخ احمدیت بلکہ تاریخ انسانی کے صفحات میں ہمیشہ سنہری حروف میں تحریر کیا جاتا رہے گا۔

وہ دل نواز ابھی بزمِ رنگ و بُو میں تھا
وہ خواب یکتا ابھی چشمِ آرزو میں تھا

ماہنامہ ''اخبار احمدیہ'' کی ترسیل کا کام بیت الفتوح مورڈن میں ہوتا ہے۔ ۱۹/اپریل کی صبح مَیں ہر خبر سے بےخبر، رقیم پریس اسلام آباد سے ماہ اپریل کا شمارہ لے کر، بیت الفتوح پہنچا۔ اس شمارہ کے سرورق کی زینت حضور کی ایک مسکراتی ہوئی بہت پیاری تصویر تھی جس کے ساتھ جناب عبدالکریم قدسی صاحب کی ایک نظم کا یہ مصرعہ خوب جچا تھا:

''زندگی دیتا ہے ہم کو مسکرانا آپ کا''

یہ رسالہ بیت الفتوح کے احاطہ میں اتار کر جب مَیں اپنے دفتر (کمپیوٹر سیکشن، ڈیئر پارک روڈ) پہنچا اور معمول کے مطابق کام شروع کیا تو اس وقت تک وہ سانحہ گزر چکا تھا جس کو تسلیم کرنے کے لئے دل ودماغ کبھی آمادہ نہ تھے۔ جونہی اطلاع ملی تو کچھ دیر ذہن اس خبر کو جھٹلانے کی کوشش میں لاشعوری طور پر مصروف رہا۔ برادرم عبادہ بربوش صاحب بھی دفتر میں تھے۔ ہم ایک دوسرے کو تسلّی دینے کی ناکام کوشش میں مصروف ہوئے۔ جلد ہی وہ بشدت جذبات اپنے گھر چلے گئے اور مَیں یادوں کی ایک ایسی وادی میں پہنچ گیا جو شفقتوں کے بے پایاں اظہار کے واقعات سے لبریز تھی۔ کچھ علم نہیں کہ کتنی دیر ایسے گزری۔

دفتر میں انٹرنیٹ کے ذریعہ ایم۔ٹی۔اے کی نشریات جاری تھیں۔ اگرچہ اس خبر کے جاری ہونے کے چند ہی منٹ بعد اتنے لوگ دنیا بھر میں انٹرنیٹ سے لگے بیٹھے تھے کہ یہ ویب سائٹ اپنی انتہائی capacity تک پہنچ چکی تھی۔ حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی کی طرف سے جاری کیا جانے والا پیغام محترم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری نے جس غیر معمولی حوصلہ سے پڑھ کر سنایا، اس سے دکھ اور اضطراب کی کیفیت عملاً اس طرح سے کم ہوتی ہوئی محسوس ہونے لگی کہ اپنے قادر وتوانا خدا کے حضور عاجزانہ دعاؤں کی طرف توجہ پیدا ہوئی اور پیغام کے آخری الفاظ میں اللہ تعالیٰ کی ذات پر جس یقین اور اعتماد کا اظہار تھا اُس سے دلوں کو ڈھارس بندھتی تھی۔

اپنے دفتر میں بیٹھے ہوئے میری یادوں کا سلسلہ فقط اُسی وقت کچھ دیر کے لئے منقطع ہوتا جب دنیا کے مختلف ممالک میں بیٹھے ہوئے ایسے پیاروں کے ٹیلیفون آتے جن کا پیارا ترین وجود اُن سے جدا ہوگیا تھا۔

جس کی الفت میں گرفتار تھے لاکھوں انساں
اور وہ ایسا کہ لاکھوں پہ فدا رہتا تھا
ہاں وہی شخص جو رہتا تھا دلوں میں ہر دم
وہ جو ہر سانس کی ڈوری میں بندھا رہتا تھا

اپنے بے قابو دل کو سنبھال کر ٹیلیفون پر کسی کو تسلّی دینا قیامت سے کم نہیں ہوتا۔ اُس روز یہ قیامت کتنی بار دل پر گزری، خدا ہی بہتر جانتا ہے۔ بہتے اشکوں کے ساتھ ہر زبان پر اُن شفقتوں کی کہانی تھی جس نے دل ودماغ پر محبت کے لازوال نقوش ثبت کر رکھے تھے۔

کئی گھنٹے اسی طرح دفتر میں گزر گئے۔ چند منٹ کے فاصلہ پر بیت فضل لندن تھی۔ لیکن وہاں جانے کا سوچ کر ہی دل دُکھ کے گہرے پانیوں میں ڈوبنے لگتا۔ ...... کیونکر وہاں جاؤں!؟ یہ خیال ہی جان کے لئے سوہان روح تھا کہ جس بابرکت وجود کی ایک جھلک دیکھنے کی خاطر مَیں وہاں جاتا تھا، اب وہ وہاں نہیں ملے گا۔ جس سے نظریں ملتی تھیں تو ایک خاموش تبسم اُس کی بے انتہاء شفقتوں کا ترجمان بن جاتا۔ اپنی ساری پریشانیوں کو اُس کے توسط سے خدا کے حضور پیش کرکے مَیں کس قدر پُرسکون ہوجاتا تھا۔ ...... وہ شخص جو ہماری خاطر دعائیں کرتے ہوئے دن رات جاگا کیا اور جس اولوالعزم نے اپنے آرام کی کبھی بھی پرواہ نہیں کی، وہ اپنی ذمہ داریوں کی بطریق احسن ادائیگی کیلئے اپنی جسمانی بیماریوں اور کمزوریوں کو کبھی خاطر میں نہ لایا، وہ آج جسمانی طور پر محوِ خواب ہوگا لیکن بنی نوع انسان پر اُس کے بے پایاں احسانات، MTA، منصوبہ بیوت الحمد، مریم شادی فنڈ، ہومیوپیتھی، تحریر وتقریر میں بیان فرمودہ خزائن کے سمندر مضطر انسانیت کے لئے اُس کی دعاؤں کی صورت میں ہمیشہ جاری رہیں گے۔ بےشک اُس محسن ومحبوب آقا کا حق ہم کبھی بھی ادا نہیں کرسکتے۔

مرا حبیب، مری جاں وہ آفتاب مرا
مرا چراغ شب غم، وہ ماہتاب مرا

مرا پپیہا ، وہ ساغر مرا ، سحاب مرا
لگا کے باغِ محبت یہ کیا کیا اس نے
فضائے جاں ہی کا موسم بدل دیا اُس نے

بہرحال شام گئے جب خودکواس قابل سمجھا کہ بے قابو دل کسی قدر گرفت میں آچکا ہےتو عازم بیت الذکر ہوا۔ وہاں سینکڑوں افراد موجود تھے، سب کا درد ایک ہی پایا اوراس درد کا ایک ہی علاج تھا جو ہرزبان پر جاری تھا: انـا لـلّـه........ محبوب آقا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ہی ایک بارفرمایا تھا کہ کسی کی وفات یا نقصان پر کہے جانے والے ان الفاظ میں دراصل کہنے والے کے لئے ایک سبق ہے اور وہ یہ کہ جانے والا تو چلا گیا لیکن ہم نے بھی بالآخر اُسی قادروتوانا ہستی کے حضور پیش ہونا ہے اوراس حقیقت کو ٹالا نہیں جاسکتا اس لئے ضروری ہے کہ ہم میں سے ہرایک اپنے اُس وقت کو یادرکھے جوآج کسی دوسرے پرآیا ہے اور کل اُس پربھی یقیناً آئے گا۔

MTA پر اردوخبریں پڑھنے والوں کے لئے دن مقرر ہیں۔ وہ ہفتہ کا روز تھا اوراُس روز یہ فرض مجھے ادا کرنا تھا۔ مَیں بھاری قدموں سے MTA کے دفتر پہنچا تو محترم سید نصیر احمد شاہ صاحب چیئرمین MTA نے مجھے حکم دیا کہ حضور کے بارہ میں ایک خبر اردو میں تیار کرکے لاؤں جس کا بعد میں انگریزی اور بنگالی خبروں کے لئے ترجمہ کروالیا جائے گا۔ اس حکم کی تعمیل میں دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں پہنچ کرمَیں نے حضور کی ہی ایک کتاب کھولی جس میں حضور کا تعارف درج تھا۔ ایک مختصر خبر تیار کرتے ہوئے دل کی کیفیت کئی بار ڈانواں ڈول ہوئی۔ اس خبر کی منظوری کے بعد اس کو MTA پر پڑھنے کا مرحلہ تھا۔ یہ مرحلہ کتنا دشوار، کتنا کٹھن اورکتنا مشکل تھا، اس کا اظہار کسی طرح بھی ان خبروں کو دیکھ کرنہیں کیا جاسکتا جوخون کے آنسو روکتے ہوئے اُس روز پڑھی گئیں۔ صرف چار ماہ قبل ہی جب ''نیوز ریویو۲۰۰۲ء'' کی ریکارڈنگ کرواتے ہوئے مجھے حضور کی بیماری سے شفایابی کے حوالہ سے چند سطریں پڑھنی تھیں تو بھی میری حالت غیرمعمولی جذباتی تھی اور باوجود اس پرقابو پانے کی کوشش کے، اس کا اظہار بھی ہوگیا تھا اور ایم۔ٹی۔اے کی Editing Team نے اس اظہار کو بڑے سلیقہ سے چھپانے کی اپنی سی کوشش بھی کی تھی۔ لیکن اب کی بارتو کیفیتِ جذبات کا بیان ہی ناممکن تھا۔ خبروں کی ریکارڈنگ کے چند منٹ گزارنے کے بعد جب مَیں رات گئے ''اسلام آباد'' کے لئے روانہ ہوا تو ایک دَم سے برسوں کی یادیں ساون کی طرح امڈ آئیں اور مَیں اُن کے سیلاب میں بہہ گیا۔

بیت فضل لندن اوراسلام آباد کے درمیان قریباً چالیس میل کا سفرمَیں نے ہزاروں دفعہ کیا ہے اور غالبًا رات کے ہر حصہ میں کیا ہے خصوصاً جب حضور کی معرکۃ الآراء کتاب "Revelation, Rationality ....." تیار ہورہی تھی۔ تاہم ۱۹راپریل کی یہ رات ہرگزشتہ رات سے بہت مختلف تھی۔ پہلے ہمیشہ اس احساس کے ساتھ واپسی کا سفر ہوتا تھا کہ حضور کی منشاء کے مطابق کام کرنے کی کوشش میں یہ دن گزرا ہے لیکن آج یہ حالت تھی کہ ایک ایسے خلاء کا احساس شدت سے ہورہا تھا جسے کسی حدتک بھرنے کے لئے حضور کی شفقت نے بھرپور یادوں کا سہارا لیتے ہوئے مَیں اسلام آباد پہنچا۔

نیند کس کو آتی اور کیونکر آتی۔ رات گئے محترم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب امام بیت الفضل لندن (جو انتخاب خلافت کمیٹی کے سیکرٹری بھی تھے) کا فون آیا کہ صبح جلدی لندن آجاؤں۔ یہ خلافت کمیٹی جو چند گھنٹے پہلے تک کہیں نظر نہیں آتی تھی، اب خداتعالیٰ کے قائم کردہ اس نظام کو قائم رکھنے کی خاطر ہرقربانی کا عزم کرتے ہوئے متحرک ہوچکی تھی۔ اس روحانی نظام پرغور کرنے سے اس بات کا یقین کئے بنا چارہ ہی نہیں رہتا کہ جماعت احمدیہ کا یقیناً ایک قادر خدا ہے جو ہمہ وقت جماعت پر مہربان ہے۔ اور یہ بھی کہ خدائے علیم وخبیر کے نُور سے روشنی پاتے ہوئے ہمارے پیارے خلفاء عظام نے حضرت مسیح موعود کی اس پیاری جماعت کی روحانی صحت کو برقرار رکھنے کیلئے علم وعمل کے جوانمٹ نقوش چھوڑے ہیں وہ ہمیشہ مشعلِ راہ رہیں گے۔

۲۰راپریل کی صبح سے ہی دنیا بھر سے آنے والے احمدیوں کی تعداد تیزی سے بڑھنے لگی۔ خصوصاً یورپ کے ایسے احمدی جنہیں سفری دستاویزات کیلئے انتظار نہیں کرنا پڑا، وہ بیت فضل لندن پہنچنے لگے۔ اسی روز ربوہ سے پہلا وفد بھی پہنچ گیا۔

مہمانوں کی خدمت

طول وعرض سے آنے والے ہزاروں احمدیوں کی رہائش اور کھانے کے علاوہ ٹرانسپورٹ وغیرہ کا انتظام احسن طریق پر کرنے کیلئے جماعت احمدیہ برطانیہ کے ہزاروں افراد ڈیوٹی پر موجود تھے۔ بیت الفتوح مورڈن کے علاوہ ''اسلام آباد'' میں بھی رہائش کے انتظامات کئے گئے تھے۔ مہمانوں کو کھانا کھلانے اور چائے مہیا کرنے کا سلسلہ قریباً چوبیس گھنٹے جاری تھا۔ ہوائی اڈوں پرپہنچنے والے غمزدہ احمدیوں کو جتنی جلد ممکن ہوسکا، منی بسوں کے ذریعہ بیت فضل لندن پہنچایا گیا تاکہ وہ اپنے محبوب آقا کا آخری دیدار کرسکیں۔ بیت فضل لندن میں ایک خصوصی شعبہ قائم تھا جس کا مقصد مہمانوں کو زیادہ سے زیادہ سہولیات بہم پہنچانا اور معلومات مہیا کرنا تھا۔ صبح جب حضور کا جسداطہر محمود ہال میں رکھ دیا گیا تو اُسی وقت سے ہی مردوں اورعورتوں کو منظم طور پر حضور کے رُخِ انور کی زیارت کروانے کا سلسلہ شروع ہوا جوشام گئے تک جاری رہا۔

ہمسایوں اورمقامی انتظامیہ کا تعارف

۲۱راپریل کوسینکڑوں افراد بیت فضل کے احاطہ میں اور ہزاروں قرب وجوار میں جمع تھے۔ بیت کے ہمسایوں کے علاوہ مقامی انتظامیہ نے اس موقع پرجس قابلِ قدر تعاون کا مظاہرہ کیا، اُس کے لئے دل سے دعا اٹھتی ہے۔

گریسن ہال روڈ کے علاوہ ملحقہ سڑکیں بھی اُس روز انتظامیہ نے بند کروادی تھیں نیز بیت کے اردگرد ایک بڑے علاقہ میں اپنی پارکنگ بھی مقامی کونسل نے ایک ہفتہ کے لئے بلامعاوضہ استعمال کرنے کی اجازت دیدی تھی اوراس کے لئے نوٹس جگہ جگہ آویزاں کردیئے تھے۔ قریبی سکول کے زیراستعمال ایک سرسبز گراؤنڈ (جو جماعتی گیسٹ ہاؤسز سے ملحق ہے) کے علاوہ وائٹ لینڈ کالج کی پارکنگ اور بیت کے قریب واقع ٹینس کورٹ کی چابیاں بھی اُن کی انتظامیہ نے بخوشی جماعت کے سپرد کردی تھیں تاکہ مہمانوں کی تکلیف کوجس حدتک ممکن ہو،کم کیا جاسکے۔ بیت کے قرب وجوار میں رہنے والے، ہمارے ہمسایوں نے بھی یہ چند دن انتہائی وسعتِ قلبی کا مظاہرہ کیا۔ چنانچہ مغربی معاشرہ کے مروجہ قوانین کے مطابق لندن کے رہائشی علاقہ میں نقل وحمل اورشور وغیرہ پروقت کی جو پابندیاں عائد ہیں، ان کے بارہ میں یا سڑکیں بند کئے جانے سے پیدا ہونے والی تکلیف سے متعلق کسی ہمسایہ نے کوئی اعتراض نہیں کیا۔ یہ سب کچھ دراصل اُسی پیکرِ حسن کی سحرانگیز شخصیت کا ہی اثر تھا جس کے دام الفت میں اپنے اور پرائے سب ہی گرفتار تھے۔

پولیس کی ایک بڑی نفری مختلف انتظامات کے لئے اگرچہ موجود تھی لیکن جماعت احمدیہ کے حسن انتظام سے بے حد متاثر اور عملاً جماعتی انتظامات کے مطابق ہی عمل پیرا تھی۔ اس روز چہرۂ مبارک کا دیدار کرنے والوں کی قطاریں گریسن ہال روڈ سے نکل کر ملحقہ سڑکوں تک جاپہنچی تھیں۔ سکول کا پارک بھی مہمانوں سے بھرا ہوا تھا، گیسٹ ہاؤس اوردفاتر بھی مہمانوں سے پُر تھے۔ نماز کا وقت ہوتا تو بیت کا احاطہ فوراً بھرجاتا اور پھر نمازی فٹ پاتھ اور سڑکوں پر صف آراء ہونا شروع ہوجاتے۔ تاحدنظر انسانوں کا جمِ غفیر ہی دکھائی دیتا۔ دنیا بھر سے آنے والے مختلف رنگوں اور نسلوں سے تعلق رکھنے والے یہ احمدی، غم واندوہ کی ان انتہائی کیفیات میں بھی اطاعت کی بے مثال روح کے ساتھ نظم وضبط کا مظاہرہ کررہے تھے۔

۲۲راپریل کو بھی ایک جمِ غفیر سارا دن بیت کے ماحول میں موجود رہا۔ جگہ جگہ لوگوں کی ٹولیاں حضور کی شفقتوں کی داستانیں بیان کرکے آپ کے لئے دعاگو تھیں۔ روزانہ کی طرح آج بھی اپنی نمازوں کے دوران مرغ بسمل کی طرح تڑپتے ہوئے احمدی اپنے ربّ کے حضور یہ عرض کررہے تھے کہ اے قادروتوانا! اپنے وعدوں کے مطابق ہم پر فضل فرماتے ہوئے ہمارے خوف کو امن میں بدل دے اور ہمارے ایمانوں میں تقویت کے سامان پیدا فرما۔ یہ دعا کرنے والے صرف وہی احمدی نہیں تھے جو بیت میں موجود تھے بلکہ دنیا بھر میں پھیلے ہوئے وہ احمدی بھی اپنے رب کے حضور گریہ وزاری میں مصروف تھے جو اپنی مجبوریوں کے باعث کسی طرح بھی یہاں پہنچ نہ پائے تھے۔ ایسے ہی کروڑوں احمدیوں کے درد کی شدت کوکم کرنے کی خاطر MTA نے حضور کے رُخِ مبارک کی زیارت عام کا اہتمام کرکے بہت سی تشنہ روحوں کی کسی حدتک سیرابی کی کوشش کی تھی۔

حضور کا چہرہ مبارک اتنا پُرکشش اور حسین تھا اور اس پراطمینان اور تسکین کا ایسا گہرا عکس دکھائی دے رہا تھا کہ زیارت کرکے یہی احساس ہوتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہتے ہوئے یہ پاک وجود نفس مطمئنہ کی حالت میں اپنے ربّ کے حضور حاضر ہوا ہے:

تیرا وصال تیرا وصلِ یار ہے جاناں
وگرنہ وقتِ وداع مسکرایا کرتے نہیں

خوف کے بعدامن کی حالت

اُس شام مغرب وعشاء کی نمازوں کے بعد جب بیت فضل لندن میں انتخاب خلافت کمیٹی کا اجلاس شروع ہوا تو ہزاروں احمدی بیت کے باہر بیٹھ کر عاجزانہ دعاؤں میں مشغول ہوگئے اور لاکھوں ایسے تھے جو ایم۔ٹی۔اے کے توسط سے اسی کیفیت سے گزرنے لگے۔ جوں جوں وقت گزرتا جارہا تھا، دلوں کو مطمئن کرنے کے لئے فرشتوں کا نزول بھی ہورہا تھا۔ چنانچہ جونہی یہ اعلان کیا گیا کہ حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب سلّمہٗ رَبُّہٗ کو خلیفۃ المسیح منتخب کرلیا گیا ہے، تو بیت کے باہر موجود ہزاروں احمدیوں کے چہروں پر چھائے ہوئے خوف کے سارے بادل چھٹ گئے اور انہوں نے نہایت عقیدت اورمحبت سے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اطاعت وغلامی کا جؤا اپنی گردنوں میں پہن لیا کیونکہ یہی غلامی ہے جسے اگر خدا کی خاطر اختیار کیا جائے تو دنیا کی دوسری ساری غلامیوں کے لبادے تارتار ہوجاتے ہیں۔ اس اطاعت کا عظیم الشان مظاہرہ ساری دنیا نے ایم۔ٹی۔اے کے ذریعہ دیکھا جب حضور کی آواز ''بیٹھ جائیں'' کو سننے والا ہرشخص اُسی جگہ بیٹھ گیا جہاں وہ کھڑا تھا۔ جس تک جب بھی آواز پہنچی وہ وہیں ساکت ہوگیا۔ یہی مظاہرہ خلافت رابعہ کے انتخاب کے موقع پربھی دیکھنے میں آیا تھا جب مرکز احمدیت ربوہ میں ماہ جون کی گرمیوں کی شدت اور بہتے ہوئے پسینے سے بے نیاز ہزاروں احمدی اپنے آقا کی آواز سن کر بیٹھ گئے تھے۔ تب حضور نے پہلی عام بیعت سے قبل جوخطاب فرمایا تھا، اُس میں چودہ سو سال قبل ہونے والے اُس واقعہ کی یاد بھی دلائی تھی جب آنحضور ﷺ کی آواز میں بیٹھ جانے کا حکم سن کر وہ صحابیؓ بھی فوراً بیٹھ گئے جو بیت کے باہر گلی میں سے گزر رہے تھے اور پرندے کی طرح پھدک پھدک کر بیت کی طرف جانے لگے۔ کسی نے کہا کہ حضور ﷺ کا ارشاد صرف اُن لوگوں کے لئے تھا جو مسجد میں موجود ہیں۔ اس پر صحابیؓ نے یہی جواب دیا کہ مَیں نے یہ نہیں سنا کہ یہ حکم کس کے لئے تھا۔ اگرمَیں اس پرعمل نہ کروں اور بیت تک پہنچنے سے پہلے میری جان نکل جائے تو مَیں اپنے ربّ کو کیا جواب دوں گا۔

پس اطاعت کے ایسے ہی مظاہرے اُس روز حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے ادنیٰ غلاموں، اُن احمدیوں نے دکھائے جو بیت فضل لندن کے باہر موجود تھے۔ اور MTA کے ذریعہ وہ نظارے ساری دنیا میں دکھائے گئے۔ خدا کی خاطر ایک بھاری ذمہ داری کا بوجھ اٹھا کر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جب کسی حدتک

اپنے جذبات پر قابو پالیا تو عالمی بیعت شروع ہوئی۔ ہر ہر لفظ زبان کے راستہ دل تک اُتر گیا اور یہ پیغام دے گیا کہ بیعت ایک ایسی امانت ہے جو صرف زبان سے ادا کرنے کی چیز نہیں بلکہ روح کی گہرائیوں سے اس پر کاربند ہونے سے ہی اس عہد کا حق ادا کیا جاسکتا ہے۔

باغ احمد میں کھلا پھر اِک تر و تازہ گلاب
آئی ہے بادِ صبا گلزار سے مستانہ وار

خلافت سے محبت

نظام خلافت سے وابستگی اور افراد جماعت کی خلیفۂ وقت سے محبت کی مثال دنیا کے کسی اَور نظام میں دکھائی نہیں دیتی۔ اس محبت کا ایک راز یہ بھی ہے کہ خلیفہ وقت اپنی ذات کے لئے کبھی بھی کسی سے محبت کا طالب نہیں ہوتا بلکہ وہ محض خدا تعالیٰ کی محبت ہمارے دلوں میں پیدا کرنے کی خاطر اپنی ذات کی ہر قربانی کے لئے ہمہ وقت تیار رہتا ہے اور خدا تعالیٰ اُس کی مساعی کو قبولیت کا شرف عطا فرماتے ہوئے اپنی محبت کے ساتھ ساتھ اُس کی محبت بھی مومنین کے دلوں میں پیدا فرمادیتا ہے۔ یہ محبت جو خدا کے فضل سے پھر بڑھتی ہی چلی جاتی ہے، مومنین کی ایسی جماعت پیدا کرتی ہے جو خلیفۂ وقت کی جنبشِ ابرو پر اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے نہ صرف تیار رہتی ہے بلکہ اس قربانی کو سرمایہ حیات خیال کرتی ہے۔

اسلام آباد کی خوش بختی

یہ رات اگرچہ کسی قدر اطمینان بخش تھی لیکن ابھی ایک ایسا دن طلوع ہونا باقی تھا جس روز ہمارے مشفق و مہربان آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے جسد اطہر کو ہمیں خود سے جدا کرنا تھا۔ ۲۳؍اپریل کی صبح سے اسلام آباد میں حضور کے جسد مبارک کی تدفین کی تیاریاں مکمل کرلی گئی تھیں۔ اسلام آباد کے مکینوں کو ایک بار پھر اپنی خوش بختی پر ناز ہوا کہ وہ شخص جو ہمارے دلوں میں بستا ہے، اُس کی آخری آرامگاہ، ہمارے پاس ہی بنائی گئی ہے۔ اس چھوٹی سی بستی کا ہر بچہ اور بڑا اُس کی اَن گنت شفقتوں، محبتوں اور احسانات کا زیر بار ہے۔

حضور کا جسد اطہر ایک قافلہ کے ذریعہ بیت فضل لندن سے اسلام آباد کے سبزہ زار تک پہنچا۔ وہی اسلام آباد جہاں کی روحانی محفلوں میں حضور سینکڑوں مرتبہ رونق افروز ہوچکے تھے، آج آپ کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے ہزاروں احمدی یہاں موجود تھے جن کے اندر کے گہرے دکھ کا اظہار اُن کی آنکھوں اور چہروں سے ہورہا تھا۔ احمدی مخلصین کے علاوہ ایک بڑی تعداد ایسے افراد کی بھی تھی جو اگرچہ حضور کی روحانی غلامی میں شامل نہیں تھے لیکن انہیں حضور کی محبت آمیز یادیں یہاں تک لے آئی تھیں۔ ان میں جناب ٹونی کولمین ممبر آف پارلیمنٹ بھی شامل تھے جو حضور کی شفقتوں کے اعتراف کے طور پر سارا وقت وہاں موجود رہے، قبر پر مٹی ڈالی اور نمناک آنکھوں سے رخصت ہوئے۔

جنازہ و تدفین

ظہر اور عصر کی نمازیں مقررہ وقت (ڈیڑھ بجے دوپہر) سے ایک گھنٹہ بعد ادا کی گئیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ فیصلہ اُن ہزاروں احمدیوں کی وجہ سے فرمایا جو اسلام آباد کی طرف صبح سے رواں دواں تھے لیکن حضور کے جسد اطہر کو لانے والے قافلہ کے لئے بڑی سڑک (A3) کے بند ہونے اور اسلام آباد کے قریب تمام چھوٹی سڑکوں پر ٹریفک جام ہوجانے کے باعث بروقت اسلام آباد نہیں پہنچ سکتے تھے۔

نمازوں کی باجماعت ادائیگی کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک مختصر خطاب فرمایا۔ اس کے بعد عالمی بیعت ہوئی۔ بیعت کے دوران گزشتہ رات والی کیفیت ایک بار پھر پیدا ہوئی، کانپتے ہونٹوں اور بہتے اشکوں کے ساتھ ہزاروں افراد نے اسلام آباد میں اور لاکھوں، کروڑوں نے MTA کے ذریعہ عہد اطاعت باندھا اور خدا تعالیٰ کو گواہ ٹھہراتے ہوئے یہ اقرار کیا کہ اتنی عظیم الشان ذمہ داری کی ادائیگی میں ہم سب آپ کی ہر ممکن مدد کرنے کیلئے ہمیشہ تیار رہیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

پھر نماز جنازہ ہوئی اور اس کے بعد تدفین۔ یہ سارے مناظر MTA کے ذریعہ عالمی نشریاتی رابطہ پر براہ راست دنیا بھر میں دکھائے گئے۔ عشق و وارفتگی کے جو مناظر وہاں دیکھنے کو ملے، انہیں لاکھوں لوگوں نے ٹی وی کی آنکھ سے تو دیکھا ہے لیکن محبت و عقیدت کے جذبات خواہ ذاتی ہوں یا اجتماعی، انہیں قلمبند کرکے قرطاس پر بکھیر دینا، کم از کم مجھ جیسے ناتواں کے بس کی بات نہیں۔

اسلام آباد میں لوگوں کی آمد کے پیش نظر وہاں ادائیگی نماز جنازہ کے لئے بڑی بڑی مارکیاں نصب کی گئی تھیں اور احباب کے لئے طعام کا بھی انتظام تھا۔ ایک کثیر تعداد کو مارکیوں میں جگہ نہیں ملی اور انہوں نے باہر نماز جنازہ ادا کی۔ ہزاروں کی تعداد میں غمزدہ عالمگیر مجمع نے اپنے روایتی نظم و ضبط کا مظاہرہ کیا اور تنظیم و اتحاد کی نظیر قائم کی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مارکی سے جائے تدفین تک حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے جسد اطہر کو کندھا دیا، پھر سارا وقت قبر کے پاس کھڑے رہے، قبر تیار ہونے پر مزار مبارک پر کتبہ نصب فرمایا اور دعا کروائی۔

خورشید مثال شخص کل شام
مٹی کے سپرد کر دیا ہے
اندر بھی زمیں کے روشنی ہو
مٹی میں چراغ رکھ دیا ہے

اللہ تعالیٰ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی مطمئن روح پر اپنی ہزاروں ہزار برکتیں نازل فرمائے۔ آپ کی روح کو اپنے روحانی آقا کا قرب عطا کرے۔ آپ کے عظیم الشان روحانی منصوبوں کے فیض کو جاری رکھے اور ہمیں آنے والے امام کا استقبال مکمل اطاعت، وفا اور دعاؤں کے ساتھ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

آج جب یہ سطور قلمبند ہورہی ہیں تو ان سارے مناظر کو گزرے ہوئے چند ماہ سے زائد عرصہ ہوچکا ہے لیکن ایسا محسوس ہوتا ہے کہ گویا یہ کل ہی کا واقعہ ہو، حضور کی محبت و شفقت کی یادیں ایسی ہیں کہ ناممکن ہے کہ آپ کے احسانات کی یاد سے آنکھیں نم نہ ہوں اور آپ سے پیار اور عقیدت کا تقاضا ہے کہ آپکی خوبیوں کو زندہ رکھنے اور آپ کے مشن کو آگے سے آگے بڑھاتے چلے جانے کیلئے ہمہ وقت کوشاں اُس بابرکت وجود کی دل و جان سے ہم مدد کریں جسے خدا تعالیٰ نے آج ہمارا محبوب امام بنایا ہے اور عظیم الشان روحانی مقام و مرتبہ پر سرفراز فرمایا ہے۔ جس کے آنے سے ہمیں مقام امن نصیب ہوا اور جس کی دعاؤں کو قبولیت کا غیر معمولی درجہ دیا گیا ہے جیسا کہ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ جب کسی کو منصب خلافت پر سرفراز کرتا ہے تو اُس کی دعاؤں کی قبولیت بڑھا دیتا ہے کیونکہ اگر اُس کی دعائیں قبول نہ ہوں تو پھر اُس کے اپنے انتخاب کی ہتک ہوتی ہے۔"

(منصب خلافت۔ صفحہ ۳۲)

لیکن خلیفہ وقت کی دعاؤں کی قبولیت اور خلافت کی برکات سے استفادہ کیلئے ہمیں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے اس ارشاد کو ہمیشہ پیش نظر رکھنے کی ضرورت ہے:

"مَیں نے پہلے بھی یہی دیکھا تھا اور آئندہ بھی یہی ہوگا کہ اگر کسی احمدی کو منصب خلافت کا احترام نہیں ہے، اس سے سچا پیار نہیں ہے، اس سے عشق اور وارفتگی کا تعلق نہیں ہے اور صرف اپنی ضرورت کے وقت وہ دعا کے لئے حاضر ہوتا ہے تو اُس کی دعائیں قبول نہیں کی جائیں گی۔ اُسی کے لئے قبول کی جائیں گی جو اخلاص کے ساتھ دعا کے لئے لکھتا ہے اور اس کا عمل ثابت کرتا ہے کہ وہ ہمیشہ اپنے عہد پر قائم ہے کہ جو نیک کام آپ مجھے فرمائیں گے، ان میں مَیں آپ کی اطاعت کروں گا ...... اگر وہ خلافت سے ایسا تعلق رکھتا ہے اور پوری وفاداری کے ساتھ اپنے عہد کو نبھاتا ہے اور اطاعت کی کوشش کرتا ہے تو اُس کے لئے بھی دعائیں سنی جائیں گی بلکہ اَن کہی دعائیں بھی سنی جائیں گی، اُس کے دل کی کیفیت ہی دعا بن جایا کرے گی۔"

(روزنامہ "الفضل" ربوہ ۲۷؍جولائی ۱۹۸۲ء)

اب تھام لو اس کو اے لوگو جو حبل اللہ اُتر آئی
مانندِ عروۃ الوثقیٰ یہ اب دستِ مسرور ہوا

خلائی شٹل پروگرام ......
ایک نظر میں

5؍جون 1972ء .... امریکی صدر رچرڈ نکسن نے ایک ایسی خلائی شٹل کی تیاری کا حکم دیا جو خلا میں بار بار پرواز کر سکے اور ایک جہاز کی طرح زمین پر لینڈ کر سکے اس سے پہلے خلاء سے واپسی پر خلاء بازوں کو ایک خلائی کیپسول میں پیراشوٹ کے ذریعے سمندر یا خشکی پر اترنا پڑتا تھا۔

12؍اپریل 1981ء .... پہلی خلائی شٹل کولمبیا نے خلاء میں دو روز تک پرواز کی۔ اس کا بنیادی مقصد خلائی شٹل کا سسٹم جانچنا تھا۔

18؍جون 1983ء .... سیلی رائیڈ نے چیلنجر نامی شٹل پر پرواز کر کے پہلی امریکی خاتون خلاء باز کا اعزاز حاصل کیا۔

30؍اگست 1983ء .... گیولیون بل فورڈ پہلے سیاہ فام امریکی خلاء باز تھے، جنہوں نے چیلنجر شٹل پر سفر کیا۔

28؍نومبر 1983ء .... کولمبیا نے پہلی خلائی لیبارٹری کو خلاء میں پہنچایا۔ یہ ناسا اور یورپین اسپیس ایجنسی کا پہلا مشترکہ خلائی مشن تھا۔ خلائی لیبارٹری میں کئی سائنسی تجربات کئے گئے۔

28؍جنوری 1986ء .... خلائی شٹل چیلنجر پرواز کے صرف 73 سیکنڈ بعد فضا میں پھٹ گئی جس میں 7 خلاء باز ہلاک ہوگئے۔

4؍مئی 1989ء .... اٹلانٹس نے ایک خلائی جہاز کو مدار میں پہنچایا۔ جہاں سے یہ وینس کے 15 مہینے کے سفر پر روانہ ہوا۔

18؍اکتوبر 1989ء .... خلائی شٹل اٹلانٹس نے ایک خلائی جہاز گلیلیو کو خلاء میں پہنچایا، جہاں سے یہ جوپٹر کے لئے 6 ماہ کے سفر پر روانہ ہوا۔ یہ جہاز پلوٹونیم ایندھن سے چلتا تھا۔

26؍اپریل 1990ء .... ڈسکوری شٹل نے ہبل نامی خلائی دوربین کو خلاء میں پہنچایا، اس دوربین نے پہلی مرتبہ کائنات کے دور دراز گوشوں کی ایسی تصاویر بنائیں جنہوں نے سائنس دانوں کو حیرت میں مبتلا کردیا۔

7 مئی 1992ء .... چیلنجر کی جگہ خلائی شٹل اینڈیور بنائی گئی جس نے پہلی مرتبہ پرواز کی۔

29؍جون 1993ء .... اٹلانٹس اور روس کے خلائی سٹیشن "میر" کا پہلی مرتبہ خلاء میں باہم ملاپ عمل میں آیا۔

29؍اکتوبر 1998ء .... سینٹر جان گلین نے 77 سال کی عمر میں خلاء میں دوسری مرتبہ پرواز کی۔ وہ پہلے امریکی تھے جنہوں نے 1962ء میں ایک مرکزی کیپسول میں خلاء کے مدار میں چکر لگایا تھا۔

4؍دسمبر 1998ء .... اینڈیور شٹل کے عملے نے خلا میں بین الاقوامی خلائی اسٹیشن کی تعمیر شروع کی۔

یکم فروری 2003ء .... خلاء میں اپنی پہلی پرواز کے 22 سال بعد کولمبیا زمین پر آتے ہوئے تباہ ہوگئی۔

(جنگ سنڈے میگزین 16 فروری 2003)

مرسلہ: [illegible] صاحب

صحت مند قلب کے لئے صرف ایک ٹیکہ پولی پل

طبی تحقیق سے وابستہ ماہرین نے دعویٰ کیا ہے کہ ترقی یافتہ ممالک میں 55 سال سے زائد عمر کے افراد کو لاحق امراض قلب کا صرف ایک گولی سے 30 فیصد تک خاتمہ کیا جاسکے گا۔

اس علاج کو "پولی پل" کا نام دیا گیا ہے۔ اس میں امراض قلب اور دورے سے محفوظ رکھنے والی تمام موجودہ ادویہ کو ملا کر ایک گولی بنائی جائے گی۔ یہ امراض ترقی یافتہ ممالک میں ایک تہائی ہلاکتوں کی وجہ بنے ہوئے ہیں۔

لندن میں ولفسن انسٹی ٹیوٹ آف پریوینٹو میڈیسن کے ماہر اور تحقیق کے سربراہ نکولس والڈ کہتے ہیں "کوئی حفاظتی تدبیر اس سے زیادہ موثر نہیں ہوسکتی۔" ان کا اندازہ ہے کہ ایک گولی سے صرف برطانیہ میں ہر سال 2 لاکھ افراد کی جان بچائی جاسکے گی۔

ماہرین کے مطابق امراض قلب کی وجوہ میں چار بڑے عوامل شامل ہیں: فشار خون، خون کے پلیٹلس کا جماؤ اور چپکنا، کولیسٹرول کی سطح اور ہوموسسٹین نامی کیمیکل جو شریانوں کو بند کر دیتا ہے۔ والڈ کے مطابق اگر ان چاروں مسائل پر قابو پالیا جائے تو امراض قلب میں بڑی حد تک کمی کی جاسکتی ہے۔

پولی پل تین ادویہ کا مجموعہ ہوگی۔ اس میں فشار خون کو قابو میں رکھنے والے اجزاء، پلیٹلس کو الگ الگ رکھنے کے لئے اسپرین اور کولیسٹرول کم کرنے کے لئے اسٹیٹائن اور ہوموسسٹین کی شرح کو کم کرنے کے لئے فولک ایسڈ بھی شامل کیا جائے گا۔ فی الحال یہ تمام ادویہ الگ الگ صورتوں میں موجود ہیں۔

برطانیہ میں ہارٹ فاؤنڈیشن کے طبی سربراہ چارلس جارج کہتے ہیں "اگرچہ یہ بہت اچھی تدبیر ہے لیکن پولی پل لوگوں کے اس رہن سہن کو نہیں بدل سکتی جو امراض قلب کی وجہ بنتے ہیں۔ ان میں موٹاپا، غیر سرگرمی، ذیابیطس، اور تمباکو نوشی کو نظر انداز نہیں کرنا چاہئے۔"

انہوں نے مزید کہا "پولی پل کی ہر سطح پر آزمائش ضروری ہے، جیسا کہ ہر نئی دوا کے ساتھ ہوتا ہے۔ اس سے پہلے طبی آزمائشیں بھی ضروری ہیں تاکہ ان کے ضمنی اثرات کا جائزہ لیا جاسکے"

ماہرین کو سب سے پہلے یہ معلوم کرنا ہوگا کہ آیا یہ ایک ٹیکہ چاروں بڑے عوامل کو کم کرسکتا ہے یا نہیں۔ ماہرین کے پاس الگ الگ دواؤں کی 750 طبی آزمائشوں کا ڈیٹا موجود ہے اور وہ ان کے نتائج کی بناء پر ہی پرامید ہیں۔

والڈ کا تجربہ بتاتا ہے کہ پولی پل کے ضمنی نتائج بہت کم ہوں گے۔ مثال کے طور پر اس میں فشار خون کو قابو کرنے والی تین ادویہ کی بہت کم مقدار ملائی گئی ہے۔

انفرادی سطح پر ان ادویہ کے منفی اثرات کم ہوئے ہیں اور اب بھی یہ فشار خون میں بے حد موثر دیکھی گئی ہیں۔

اگرچہ اس دوا کو بازار میں آنے کے لئے 2 سے 5 سال کا عرصہ لگے گا لیکن اس میں مالی معاونت کا مسئلہ درپیش ہے۔ یہ تمام ادویہ بہت ارزاں ہیں اور اس تحقیق کے اخراجات ادویہ فروخت کر کے حاصل نہیں کئے جاسکتے۔ دوسری جانب پولی پل کو پیٹنٹ بھی نہیں کرایا جاسکتا۔

چند ماہرین نے پورے معاشرے کے لئے صرف ایک دوا کی تجویز پر اخلاقی اور معاشی پہلو اٹھائے ہیں۔ اس پر والڈ کا موقف ہے کہ یہ دل کا معاملہ ہے "ہم میں سے آدھے افراد امراض قلب سے دوچار ہوسکتے ہیں"۔

(ماہنامہ گلوبل سائنس اگست 2003ء)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 35133 میں مبشر احمد ناصر ولد محمد اسلم ناصر پیشہ طالب علمی عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن آسٹریلیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 5-12-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/A$100 ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد مبشر احمد ناصر ولد محمد اسلم ناصر آسٹریلیا گواہ شد نمبر 1 محمد اسلم والد موصی گواہ شد نمبر 2 عبدالسلام اسلم وصیت نمبر 26327

مسل نمبر 35135 میں بشریٰ فرح ناصر بنت محمد اسلم ناصر پیشہ طالب علمی عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن آسٹریلیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 5-12-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/A$100 ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ بشریٰ فرح ناصر بنت محمد اسلم ناصر آسٹریلیا گواہ شد نمبر 1 محمد اسلم ناصر والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 عبدالسلام اسلم وصیت نمبر 26327

مسل نمبر 35136 میں نسیم نصرت راجہ زوجہ راجہ خادم نبی قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 70 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لندن UK بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 13-9-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔طلائی زیورات وزنی 260 گرام مالیتی -/1500 سٹرلنگ پونڈ ۔ 2۔ سیونگ سرٹیفکیٹ مالیتی -/11000 سٹرلنگ پونڈ۔ 3۔ حق مہر -/56 سٹرلنگ پونڈ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/600 سٹرلنگ پونڈ ماہوار بصورت انکم سپورٹ و الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔

اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ نسیم نصرت راجہ زوجہ راجہ خادم نبی لندن UK گواہ شد نمبر 1 مظفر چوہدری ولد چوہدری بشیر احمد U.K گواہ شد نمبر 2 بشیر احمد شاہد وصیت نمبر 14812

مسل نمبر 35137 میں Mrs Nioh بنت Mr. Madrasik پیشہ خانہ داری عمر 74 سال بیعت 1963ء ساکن جابر انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-9-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر وصول شدہ بصورت طلائی زیور وزنی 7 گرام مالیتی -/525000 روپے۔ 2۔ مکان رقبہ 91 مربع میٹر واقع جابر انڈونیشیا مالیتی -/20000000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/50000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ Mrs.Niroh بنت Mrs. Madrasik انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 Dede Djunaedi ولد Mustopa انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2 M.Nana Sumarna انڈونیشیا

مسل نمبر 35138 میں Mrs.Omoh Rustiamah بیوہ Mr.Ili Saun پیشہ پنشنر عمر 83 سال بیعت 1961ء ساکن جابر انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 16-8-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ طلائی انگوٹھی وزنی 805 گرام مالیتی -/637500 روپے۔ 2۔ حق مہر وصول شدہ بصورت طلائی زیور مالیتی -/225000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/400000 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ Mrs. Omoh Rustiamah بیوہ Mr.Ili Saun انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 M.Asep Ajat Sudrajat وصیت نمبر 31734 گواہ شد نمبر 2 NAning Suprihatin وصیت نمبر 31970

خصوصی توجہ عہدیداران

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔
"ہر شخص کا فرض ہے کہ اس تحریک (تحریک جدید) میں حصہ لے کر احمدیت کی جڑوں کو مضبوط کرے۔" (انیس سالہ کتاب صفحہ 31)

عہدیداران جماعت سے درخواست ہے کہ وہ مذکورہ بالا ارشاد کے پیش نظر جائزہ لیں اور تحریک جدید میں سو فیصد شمولیت کو یقینی بنائیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات امیر / صدر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح وشادی

مکرم عبدالغفور صاحب دارالنصر غربی الف لکھتے ہیں کہ میرے بیٹے مکرم فاتح محمود جاوید صاحب مربی سلسلہ کا نکاح مکرمہ شازیہ ارشد صاحبہ بنت چوہدری محمد ارشد صاحب دارالرحمت شرقی حال جرمنی کے ساتھ مکرم مولانا مبشر احمد صاحب کاہلوں نے مورخہ 3۔اگست 2003ء کو ہال دفتر صدر عمومی میں مبلغ پینتیس ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ اسی شام رخصتی انجام پائی اور اگلے روز دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا اس موقع پر دعا مکرم مغفور احمد منیب صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے کروائی۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جماعت اور جانبین کیلئے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

نکاح

مورخہ 18 جولائی 2003ء بروز جمعہ بوقت 8 بجے شام حمید پیلس فیصل آباد میں مکرم شیخ مظفر احمد صاحب ظفر امیر جماعت احمدیہ ضلع فیصل آباد نے مکرم محمد بشیر صاحب ابن مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب واقف زندگی (انصاراللہ پاکستان) دارالصدر جنوبی ربوہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرمہ فوزیہ بشیر صاحبہ بنت مکرم بشیر احمد صاحب طاہر آف سوئٹزر لینڈ بعوض مبلغ پندرہ ہزار سولیس فرانک پر کیا۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

درخواست دعا

مکرم پروفیسر رفیق احمد ثاقب صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ خاکسار کے چچا محترم مولانا محمد سعید انصاری صاحب سابق مربی ملائشیا و انڈونیشیا کی صحت کچھ عرصہ سے بہت کمزور ہو چکی ہے۔ ان دنوں بغرض علاج لاہور گئے ہوئے ہیں۔ اس دیرینہ خادم سلسلہ کی جلد صحت یابی کیلئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

عشرہ وصولی تحریک جدید

جماعت ہائے احمدیہ پاکستان کے جملہ عہدیدار صاحبان کو اطلاع دی جاتی ہے کہ یکم ستمبر تا 10 ستمبر 2003ء عشرہ وصولی تحریک جدید منایا جا رہا ہے۔ مہربانی فرما کر اسے کامیاب بنانے کیلئے منظم پروگرام بنایا جائے۔ اور زیادہ سے زیادہ وصولی کا اہتمام کر کے رقوم مرکز ارسال فرمائی جائیں۔ ذیلی تنظیموں سے بھی تعاون حاصل کیا جائے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

اعلان داخلہ

نیشنل سنٹر آف ایکسیلنس ان فزیکل کیمسٹری یونیورسٹی آف پشاور نے ایم فل / پی ایچ ڈی میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم 2 ستمبر تک جمع کروائے جا سکتے ہیں۔ مزید معلومات کیلئے جنگ 13۔اگست

بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان نے سالانہ B.A (آنرز) ان انگلش لٹریچر اینڈ لینگوسٹکس میں داخلہ کا اعلان کیا ہے داخلہ فارم 30۔اگست تک جمع کروائے جا سکتے ہیں۔ مزید معلومات کیلئے ڈان 13۔اگست۔

یونیورسٹی آف دی پنجاب فیکلٹی آف میڈیسن اینڈ ڈنٹسٹری لاہور نے Ph.D کورس میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم 15 ستمبر تک وصول کئے جائیں گے۔ مزید معلومات کیلئے ڈان 17۔اگست

یونیورسٹی آف دی پنجاب ڈیپارٹمنٹ آف ماس کمیونیکشن (ابلاغیات) نے B.A (آنرز) ماس کمیونیکشن میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ 25۔اگست تک اپلائی کیا جا سکتا ہے۔ مزید معلومات کیلئے ڈان 18۔اگست

عثمان انسٹیٹیوٹ آف ٹیکنالوجی ہمدرد یونیورسٹی کراچی نے B.E کمپیوٹر سسٹم B.E الیکٹرانکس BS کمپیوٹر سائنس میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم 25 نومبر تک جمع کروائے جا سکتے ہیں۔ مزید معلومات کیلئے ڈان 17۔اگست۔

دعائے نعم البدل

مکرم عبدالباسط چوہدری ابن مکرم چوہدری عبدالشکور صاحب ملتان کے ہاں مورخہ 15 جولائی 2003ء کو بچی پیدا ہوئی جو 23 جولائی کو وفات پا گئی۔ اس کی نماز جنازہ بیت السلام ملتان میں مکرم محمد عارف بشیر صاحب مربی ضلع نے پڑھائی اور قبر تیار ہونے پر دعا کرائی۔ اللہ تعالیٰ والدین کو صبر جمیل عطا کرے اور نعم البدل سے نوازے۔ آمین

مجلس نابینا کا اجلاس

مجلس نابینا ربوہ نے 17۔اگست 2003ء کو یوم آزادی کے سلسلہ میں ایک اجلاس منعقد کیا جس میں کل پندرہ اراکین مجلس شامل ہوئے۔ تلاوت کے بعد حفیظ احمد بجہ صاحب نے وطن کی محبت میں نظم پیش کی۔ مکرم محمد الیاس اکبر صاحب نے تحریک آزادی پر تفصیل سے روشنی ڈالی آخر پر مکرم حافظ محمد ابراہیم صاحب نے نصائح کیں۔ اراکین کو چند ضروری امور کی طرف توجہ دلائی۔ دعا کے بعد اراکین کو طعام پیش کیا گیا۔

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

عراق میں اقوام متحدہ کے دفاتر بند۔ اقوام متحدہ کے دفاتر پر بم دھماکے کے بعد بغداد میں اقوام متحدہ کے دفاتر بند کر دیئے گئے ہیں۔ 5 جہازوں کے ذریعہ عملے کو بغداد سے اردن پہنچا دیا گیا۔ تھائی لینڈ نے کہا ہے کہ خودکش حملے روکنے کے لئے امریکہ جلد از جلد عراق چھوڑ دے۔ اقوام متحدہ کے ہیڈ کوارٹرز میں 191 رکن ممالک کے تمام جھنڈے اتار کر عالمی ادارے کا جھنڈا سرنگوں کر دیا گیا۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل نے کہا ہے کہ خودکش حملے کے باوجود عراق میں اقوام متحدہ اپنا کردار جاری رکھے گی۔ حالات معمول پر آنے پر دوبارہ کام شروع کر دیا جائے گا۔

نیپال میں 19 ہلاک۔ نیپال میں پولیس اور باغیوں کے درمیان مختلف جھڑپوں میں 19۔ افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔

امریکہ اور کینیڈا میں بجلی کے بریک ڈاؤن کی ذمہ داری۔ برطانیہ کے عربی اخبار ''الحیات'' نے انٹرنیشنل اسلامک میڈیا سنٹر کے ایک بیان کا حوالہ دیتے ہوئے کہا ہے کہ القاعدہ نے امریکا اور کینیڈا میں بجلی کے بدترین بریک ڈاؤن کی ذمہ داری قبول کر لی ہے اور کہا ہے کہ امریکہ اور کینیڈا میں دو بجلی گھروں کو نشانہ بنایا۔ آپریشن پر 700 ڈالر خرچ ہوئے جبکہ امریکی معیشت کو 10 ارب ڈالر کا نقصان ہوا۔ جب تک افغانستان، عراق، کشمیر اور مقبوضہ بیت المقدس سمیت مسلمانوں کے دیگر علاقوں سے بیرونی قبضے ختم نہیں ہو جاتے امریکہ اور اس کے اتحادیوں کے خلاف حملے جاری رہیں گے۔

شام تعاون نہیں کر رہا۔ امریکہ نے کہا ہے کہ شام دہشت گردی کے خلاف خاطر خواہ تعاون نہیں کر رہا۔ یو این او ہیڈ کوارٹرز پر حملہ کرنے والے شام سے آئے۔ دمشق دہشت گردوں کے دفاتر بند کرے۔

دہشت گردوں کے مددگار رفاہی ادارے۔ امریکہ اور سعودی عرب کے درمیان القاعدہ کو رفاہی اداروں کے ذریعہ مبینہ طور پر رقوم کی فراہمی کے مسئلے پر کشیدگی میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اور امریکہ نے الزام لگایا ہے کہ سعودی عرب کے ادارے دہشت گردوں کی مدد کر رہے ہیں۔ ان اداروں نے امریکی ریاست ورجینا کی ایک کمپنی کو لاکھوں ڈالر دیئے جس پر القاعدہ اور دیگر تنظیموں کو فنڈز مہیا کرنے کا الزام ہے۔

لیبیا سے پابندیاں اٹھانے کی مخالفت۔ امریکہ نے فرانس کی اس دھمکی کی شدید مذمت کی ہے جس میں فرانس نے کہا ہے تھا کہ لیبیا سے پابندیاں اٹھانے کی قرارداد کو ویٹو کر دیں گے۔ امریکہ نے کہا کہ فرانس کا اعتراض درست نہیں اس نے لیبیا سے اپنی مرضی کا معاوضہ لیا۔ ہم قرارداد کی حمایت کریں گے۔

جہادی تنظیموں کے خلاف کریک ڈاؤن۔ فلسطینی وزیر اعظم محمود عباس نے حماس اور اسلامی جہاد سے تعلقات ختم کر دیئے ہیں اس بات کا فیصلہ انہوں نے حماس کی طرف سے بم دھماکے کی ذمہ داری قبول کرنے کے بعد کیا۔ اسرائیل نے فلسطین کے اردگرد محاصرہ سخت کر دیا۔ ایریل شیرون نے اعلان کیا ہے کہ اب فلسطینی وزیر اعظم سے امن روڈ میپ پر کوئی بات نہیں ہو گی۔

امریکی مطالبہ مسترد۔ شمالی کوریا نے اپنی ایٹمی تنصیبات معائنہ کے لئے امریکی مطالبہ مسترد کر دیا ہے۔

عراق میں اقوام متحدہ کا کردار۔ مصر کے صدر حسنی مبارک اور اومان کے سلطان قابوس نے عراق میں اقوام متحدہ کے زیادہ سے زیادہ کردار کی ضرورت پر زور دیا ہے۔

خلا میں روسی سیٹلائٹ۔ روس نے مزید 2 فوجی سیٹلائٹ خلا میں چھوڑ دیئے ہیں۔ رواں سال کے دوران اب تک 6 روسی فوجی سیٹلائٹ خلا میں چھوڑے جا چکے ہیں۔

ایٹمی پروگرام ایران کے آیت اللہ خامنہ ای نے کہا ہے کہ ایران کا ایٹمی پروگرام پر امن مقاصد کیلئے ہے۔ امریکہ کے سامنے کمزوری دکھانا بہت بڑی غلطی ہو گی۔

دہشت گردوں کے خلاف جنگ امریکی صدر بش نے کہا ہے کہ ہم قابل تسخیر نہیں۔ 11 ستمبر سے میں نے سبق سیکھا کہ میں کمانڈر انچیف امریکا ہوں اور میں نے دشمنوں کو پکڑنا اور کٹہرے میں لانا ہے قبل اس کے کہ وہ امریکہ کو دوبارہ کبھی نقصان پہنچائیں تازہ دم اتحادی فوج کی تعیناتی سے عراق میں امریکہ پر سے فوجی ذمہ داریوں اور بوجھ میں کمی ہو گی۔ 4 ستمبر تک پولینڈ کی فوج کا بڑا دستہ عراق پہنچ جائے گا جب تک صدر ہوں دہشت گردوں کے خلاف جنگ جاری رہے گی۔

قیدیوں کے خلاف مقدمے ایمنسٹی انٹرنیشنل نے کہا ہے کہ امریکہ گوانتا قیدیوں کے خلاف فوجی عدالتوں میں مقدمات چلانے سے باز رہے۔ واشنگٹن کی طرف سے ظالمانہ اور اندھادھند گرفتاریاں کی جا رہی ہیں۔ قیدیوں کے ساتھ ناروا سلوک کیا جاتا ہے۔ امریکہ عالمی مبصرین کو قیدیوں تک رسائی دے۔ امریکی انتظامیہ قانون کی دھجیاں بکھیر کر دنیا کیلئے غلط مثالیں قائم کر رہی ہے رہا ہونے والے قیدیوں نے واشنگٹن کے ناروا اور ظالمانہ سلوک کی تصدیق کی ہے۔

بقیہ صفحہ 1

ریفر کروا کر ضروری ٹیسٹ اور E.C.G وغیرہ کروا لیں۔ بغیر ریفر کروائے ڈاکٹر صاحب کو دکھانا ممکن نہ ہو گا۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رابطہ کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

جلسہ سالانہ جرمنی 2003ء کے پروگرام

جلسہ سالانہ جرمنی 2003ء مورخہ 22، 23، 24 اگست بمقام من ہائم منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطابات فرمائیں گے۔ MTA پر پاکستانی وقت کے مطابق نشر ہونے والے Live پروگراموں کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

جمعہ 22۔ اگست 2003ء	
4-15 بجے سہ پہر	معائنہ جلسہ گاہ و انتظامات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
5-00 بجے شام	خطبہ جمعہ
8-20 بجے شب	تقریر مولانا حیدر علی ظفر صاحب
9-30 بجے شب	تقریر مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب
ہفتہ 23۔ اگست 2003ء	
1-10 بجے دوپہر	حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا دورہ جرمنی۔ ڈاکومنٹری
2-15 بجے دوپہر	نومبائعین کی حضور انور سے ملاقات
3-15 بجے سہ پہر	حضور انور ایدہ اللہ کا لجنہ سے خطاب
9-00 بجے شب	تقریر اخلاق احمد انجم صاحب
9-40 بجے شب	تقریر مکرم عبد اللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی
اتوار 24۔ اگست 2003ء	
7-00 بجے شام	اختتامی خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

ملکی خبریں

ربوہ میں طلوع و غروب

جمعہ	22۔ اگست	زوال آفتاب	12-11
جمعہ	22۔ اگست	غروب آفتاب	6-48
ہفتہ	23۔ اگست	طلوع فجر	4-09
ہفتہ	23۔ اگست	طلوع آفتاب	5-35

سیاسی مسائل کے حل کے لئے آئینی راستہ اختیار کیا جائے گا۔ صدر جنرل مشرف نے کہا ہے کہ سیاسی مسائل کے حل کے لئے آئینی اور جمہوری راستہ اختیار کیا جائے گا سرکاری و نجی شعبے سے بدعنوانی کے خاتمے کے موضوع پر ہونے والی کانفرنس میں اخبار نویسوں کے سوالات کے جواب دیتے ہوئے انہوں کہا کہ ملک میں جمہوریت ہے اس لئے سیاسی مسائل کے ساتھ جمہوری طریقے سے نمٹنا چاہتے ہیں۔ سیاسی عدم استحکام اور فرقہ وارانہ انتہا پسندی اس ملک کو عظیم تر بنانے کی راہ میں رکاوٹ ہیں پاکستان کے پاس آگے بڑھنے کے لئے تمام وسائل اور مکمل صلاحیت ہے۔ اسے کسی مدد کی ضرورت نہیں، بس ہمیں اپنی اصلاح کرنی ہوگی۔

قومی اسمبلی میں ہنگامہ۔ قومی اسمبلی کا اجلاس ابتداء ہی میں ہنگامہ آرائی کی نذر ہو گیا اور اپوزیشن نے اجلاس شروع ہونے کے 17 منٹ بعد واک آؤٹ کر دیا۔ سپیکر امیر حسین اپوزیشن کے واک آؤٹ کے بعد بھی اجلاس کی کارروائی کو چلاتے رہے۔

عوام اپوزیشن کی احتجاجی سیاست سے تنگ ہیں۔ وزیر اعظم میر ظفر اللہ جمالی نے کہا ہے کہ وہ ملک میں جمہوری عمل کے استحکام کیلئے مخلصانہ کوششیں کر رہے ہیں، اپوزیشن جمہوری اقدار کو فروغ دینے کے لئے پارلیمنٹ میں تعمیری اور مثبت رویہ اختیار کرے، عوام اپوزیشن کی احتجاجی سیاست سے تنگ ہیں۔ وہ پارلیمنٹ ہاؤس میں قومی اسمبلی کا اجلاس شروع ہونے سے پہلے مسلم لیگ (ق) اور اتحادی جماعتوں کی پارلیمانی پارٹی سے خطاب کر رہے تھے۔

دہشت گرد کیمپوں کی موجودگی الزام نہیں۔ پاکستان نے واضح کیا ہے کہ بھارت میں دہشت گردی کے کیمپوں کی موجودگی الزام نہیں حقیقت ہے دفتر خارجہ کے مطابق پاکستان کے پاس ان کیمپوں کے شواہد موجود ہیں بھارت نے 11 ستمبر کے بعد سرگرمیاں تیز کر دی ہیں۔

کالا باغ ڈیم لاشوں پر نہیں مفاہمت سے بنے گا۔ اطلاعات و نشریات کے وفاقی وزیر نے کہا ہے کہ مجلس عمل کے ساتھ صدر کی وردی، سیکیورٹی کونسل اور 58 (2) بی سمیت 90 فیصد معاملات طے پا چکے ہیں۔ مجلس نے مزید چار نکات پیش کئے ہیں جن پر بات چیت جاری ہے۔ انہوں نے کہا کہ کالا باغ ڈیم ضرور بنائیں گے مگر یہ کسی کی لاشوں پر نہیں بلکہ مفاہمت سے بنائیں گے۔ اور اس سلسلے میں تمام خدشات دور کریں گے۔

پنجاب حکومت بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کے سرمائے کا تحفظ کرے گی۔ وزیر اعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ پنجاب حکومت بیرون ملک مقیم پاکستانی سرمایہ کاروں کے سرمائے کا خود تحفظ کرے گی اور انہیں ہر طرح کی الجھنوں سے بچانے کے لئے اقدامات کرے گی۔

ساحل پر پھیلے تیل کے انسانی صحت پر مضر اثرات عالمی ادارہ صحت (WHO) اور وزارت صحت کے تحت کراچی کے ساحل پر پھنسے ہوئے یونانی جہاز سے رسنے والے تیل کے انسانی صحت پر مضر اثرات کا جائزہ لینے کیلئے قائم تجزیاتی کمیٹی کے سربراہ نے کہا ہے کہ ساحل پر موجود کام کرنے والے افراد کے حاصل کردہ خون کے نمونوں کے مطابق 30 فیصد افراد کے خون میں سفید خلیوں کی کمی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر یہ افراد زیادہ عرصے تک اسی فضا اور ماحول میں رہے تو ان کی صحت پر منفی اثرات مرتب ہو سکتے ہیں جو بلڈ کینسر کی صورت میں بھی ظاہر ہو سکتے ہیں۔ خون میں اگر سفید خلیے کم ہو جائیں تو قوت مدافعت کم ہو جاتی ہے اور انسان کسی بھی مرض کا آسانی شکار ہو جاتا ہے۔ ساحلی علاقوں میں کام کرنے والے ماسک اور چشمے کا استعمال لازمی کریں اور بار بار ہاتھ دھوتے رہیں۔ آلودگی کے مضر اثرات ساحل کی صفائی کے بعد بھی موجود رہیں گے۔

مغل پراپرٹی آفس
مکان پلاٹ وغیرہ کی خرید و فروخت کا با اعتماد آفس
مغل کمپوزنگ اینڈ ڈیزائننگ وغیرہ کا آفس
کالج روڈ دارالبرکات ربوہ
فون آفس: 04524-215171
فون رہائش: 04524-211677-211402

ضرورت سٹاف
الصادق ماڈرن اکیڈمی ربوہ میں لیڈی ٹیچرز
(کم از کم بی اے۔ بی ایس سی)
ڈرائیور (تجربہ کار اور عمر 40 سال)
اور آیا (کارکن خواتین) کی ضرورت ہے۔
برائے رابطہ: سرفراز احمد چٹھہ
مینیجر الصادق ماڈرن اکیڈمی ربوہ
فون نمبر: 211637-214434

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود ☎ دکان 213649 رہائش 211649

جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
دوبئی پراپرٹی سنٹر
(خوشخبری) رجسٹریاں بازار سے بارعایت کروانے کیلئے ہم سے رابطہ کریں
دارالرحمت شرقی الف ربوہ فون: 213257
پروپرائٹر: سعید احمد۔ فون گھر: 212647

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
بخارا اصفہان، شجرکار، دیجی ٹیبل ڈائز۔ کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکرگڑھ
12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل ☎
042-6306163-6368130Fax:042-6368134
E-mail:muaazkhan786@hotmail.com

ربوہ پراپرٹی سنٹر
ربوہ اور گردونواح میں سکنی زرعی
کمرشل جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
کالج روڈ بالمقابل جامعہ احمدیہ ربوہ
Office:04524-213550 Res:212826
پروپرائٹر: چوہدری عامر گوپے راہ ابن چوہدری بشیر احمد گوپے راہ

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29